فارقلیط اسلامی اور غیر اسلامی مصادرِ سیرت کا مطالعہ

محمد حفیظ الرحمٰن*

حضور نبیٔ کریم حضرت محمد مصطفٰے احمدِ مجتبیٰ ﷺ اپنی شخصیت اور اوصافِ حمیدہ کی بناء پر نہایت منفرد ہستی ہیں، کیونکہ آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات تمام عالمین کے لیے باعثِ رحمت و برکت ہے۔ (۱) اور تمام بنی نوعِ انسان میں آپ ﷺ واحد ہستی ہیں کہ جن پر درود و سلام بھیجنے کا اہتمام نہ صرف خود اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اور اس کے تمام ملائکہ کرتے ہیں، بلکہ اس کا حکم تمام اہلِ ایمان کو بھی دیا گیا ہے۔ (۲) مزید برآں، حضور ﷺ کی مبارک ہستی کو تمام اہلِ ایمان کے لیے مرجعِ اطاعت و اتباع بھی قرار دیا گیا ہے۔ (۳) بنابریں حضور ﷺ کی ذاتِ مبارکہ جمیع اہلِ ایمان کے لیے ایمان، محبت، اطاعت اور اتباع کا مرکز و محور ہے۔

یہی وجہ ہے کہ خود حضور ﷺ کے مبارک زمانہ سے ہی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد آنے والے تمام اہلِ ایمان نے اس امر کا خاص اہتمام کیا ہے کہ حضور ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے وابستہ ہر قول، فعل اور احوال کو جمع اور محفوظ کیا جائے۔ چنانچہ اسی اہتمام کے نتیجے میں ایک طرف احادیثِ نبویہ کا عظیم الشان ذخیرہ وجود میں آیا، اور دوسری طرف حضور ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے وقائع کتبِ سیرت کی صورت میں منصۂ شہود پر آئے۔ اور روایتی طور پر یہی ذخیرہ حضور ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کے مطالعہ کے لیے بنیادی ماخذ و مرجع کی حیثیت رکھتا ہے۔

لیکن یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ حضور ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو صرف اہلِ ایمان نے ہی محورِ تحریر نہیں بنایا، بلکہ اُس دور کے معاصر غیر مسلموں نے بھی اس ضمن میں اپنے تصورات اور خیالات کو اپنی مختلف تصنیفات میں بیان کیا ہے، جنہیں غیر مسلموں کی "سیرت نگاری" کہا جاسکتا ہے۔ البتہ روایتی طور پر مطالعۂ سیرت کے لیے ان مصادر سے اعتناء نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا انہیں "مطالعۂ سیرت کے غیر روایتی مصادر" کہا جاتا ہے۔

ان غیر روایتی مصادر میں حضور ﷺ کے متعلق کئی بیانات ملتے ہیں، جن میں سے بعض بیانات ایسے ہیں کہ جن کا مقصد مسلمانوں کے ساتھ مجادلت اور مخاصمت کرنا ہے، تاکہ حضور ﷺ کی رسالت کا کسی طرح (معاذ اللہ) انکار کیا جا سکے۔ اور اس ضمن میں بائبل کی ان آیات کی غلط تشریح و تعبیر بھی کی جاتی ہے جن میں حضور ﷺ کی آمد سے متعلق پیش گوئیاں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک اہم پیش گوئی "فارقلیط" کی آمد کے بارے میں ہے۔

قرونِ وسطیٰ (Medieval) کے غیر روایتی مصادرِ سیرت میں "فارقلیط" سے جو شخصیات مراد لی گئی ہیں، ان کا تذکرہ تیسری صدی ہجری/نویں صدی عیسوی کی ایک عیسائی مناظرانہ تحریر، موسوم بہ "ٹموتھی اول" (۴) (م: ۲۰۸ھ/۸۲۳ء) میں ملتا ہے۔ جس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ مشرقی عیسائی کلیسا کا بطریق اور اس کے ماتحت تمام عیسائیوں کا سربراہ، (۵) ایک نسطوری عیسائی تھا، جس نے ۱۶۵ھ/۷۸۱ء میں ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ المنصور المہدی (م: ۷۸۵ء) کے ساتھ (مبینہ طور پر) ایک مناظرہ کیا تھا۔ (۶) جس میں ایک مرحلے پر خلیفہ مہدی اور ٹموتھی کے مابین "فارقلیط" کے ضمن میں یہ مکالمہ ہوا،

* لیکچرر اسلامیات، گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) فاضل پور، ضلع راجن پور، پاکستان۔

"Who is then the Paraclete?"And I answered: The Spirit of God."And the King asked: "What is the Spirit of God?"And I replied: "God, by nature; and onewho proceeds, by attribute; as Jesus Christ taught about Him."(7)

بادشاہ نے مجھ سے پوچھا کہ، "فارقلیط" کون ہے؟اور میں (ٹموتھی) نے جواب دیا کہ 'خدا کی روح'۔ بادشاہ نے پوچھا کہ "خدا کی روح" کون ہے؟اور میں نے جواب دیا کہ خدا اپنی فطرت کے ساتھ ،اور وہ جو آتا ہے، اپنی صفات کے ساتھ؛ جیسا کہ یسوع مسیح علیہ السلام نے اس کے بارے میں سکھایا۔"

اس پر (مبینہ طور پر) بادشاہ نے "فارقلیط" کے بارے میں حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیمات پوچھیں، تو ٹموتھی نے بتایا کہ،

"He spoke to His disciples as follows: 'When I go away to Heaven, I will send unto you the Spirit-Paraclete who proceeded from the Father, whom the world cannot receive, who dwelleth with you and is among you, who searcheth all things, even the deep things of God, who will bring to your remembrance all the truth that I have said unto you, and who will take of mine and show unto you."(8)

"انہوں نے اپنے شاگردوں کو یہ بتایا کہ، جب میں آسمان کی طرف روانہ ہو جاؤں گا تو میں تمہاری طرف روح۔ فارقلیط بھیجوں گا، جو باپ کی طرف سے آئے گا، جسے دنیا وصول نہیں کر سکتی، جو تمہارے ساتھ رہا اور تمہی میں سے ہے۔ جو تمام چیزیں، حتی کہ خدا کی پوشیدہ چیزیں بھی ڈھونڈ نکالے گا۔ جو تمہیں ان تمام حقائق کی یاد دلائے گا جو میں نے تم سے کہے ہیں۔اور جو مجھ سے لے گا اور تمہیں دکھائے گا۔"

اس پر بادشاہ نے کہا کہ ان تمام بیانات کا مصداق تو حضرت محمد ﷺ ہیں، لیکن ٹموتھی نے اسے یکسر جھٹلا دیا اور کہا کہ فارقلیط حضرت محمد ﷺ نہیں، بلکہ (معاذاللہ) خدا کی روح ہے۔ چنانچہ اس کا کہنا تھا کہ،

"If Muhammad were the Paraclete, since the Paraclete is the Spirit of God, Muhammad, would, therefore, be the Spirit of God; ...and since the one who is not the Spirit of God is by inference not the Paraclete, Muhammad is not the Paraclete."(9)

"اگر محمد [ﷺ] ہی فارقلیط ہیں، جبکہ فارقلیط خدا کی روح ہے، للٰہذا محمد [ﷺ] بھی خدا کی روح ہوں گے ۔۔۔ اور جو روح خدا نہیں تو استنباطاً وہ فارقلیط نہیں ہے۔"

گویا یہ بات واضح ہے کہ "فارقلیط" کے ضمن میں ٹموتھی نے غلط بیانی اور کتمانِ حق سے کام لیتے ہوئے اسے "روح خدا" (Spirit of God) قرار دے ڈالا، حالانکہ بائبل میں "Spirit of God" کی اصطلاح کئی مقامات پر استعمال کی گئی ہے، (۱۰) لیکن کہیں پر بھی اسے "فارقلیط" کے معنی میں نہیں لیا گیا۔ مگر پھر بھی وہ اپنے انکار پر قائم رہتے ہوئے مکرر کہتا ہے کہ،

"If he were mentioned in the Gospel, this mention would have been marked by a distinct portraiture characterizing his coming, his name, his mother, and his people as the true portraiture of the coming of Jesus Christ is found in the Torah and in the prophets. Since nothing resembling this is found in the Gospel concerning Muhammad, it is evident that there is no mention of him in it at all, and that is the reason why I have not received a single testimony from the Gospel about him. (۱۱)

"اگر ان کا تذکرہ انجیل میں کیا جاتا تو یہ تذکرہ ان کی آمد، نام، ان کی والدہ، ان کی قوم کے تذکرہ کے ساتھ واضح طور پر کیا جاتا، جیسا کہ توراۃ اور (صحفِ) انبیاء میں مسیح (علیہ السلام) کی آمد کے بارے میں ملتا ہے۔ چونکہ محمد [ﷺ] کے ضمن میں انجیل میں کوئی مماثلت نہیں ملتی، جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان (ﷺ) کا سرے سے کوئی تذکرہ ہی نہیں کیا گیا، اور یہی وجہ ہے کہ میں نے ان (ﷺ) کے بارے میں انجیل میں سے ایک بھی شہادت نہیں پائی۔"

مذکورہ بالا تحریر کے علاوہ قرونِ وسطیٰ کے دور کی ایک اور تحریر "قصۂ وفاتِ محمد [ﷺ]" (۱۲) میں بھی "فارقلیط" کے ضمن میں یہ (طنزیہ) بیان ملتا ہے کہ،

"...because of their irrationality ... until this day they say that the Paraclete is Muhammad." (13)

"اپنی بے عقلی کے باعث وہ (عرب/مسلمان) آج ۔۔۔ یہی کہتے ہیں کہ فارقلیط محمد [ﷺ] ہیں۔"

درج بالا اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ قرونِ وسطیٰ کے عیسائی اس بات سے انکاری تھے کہ بائبل میں بیان کردہ "فارقلیط" دراصل حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔ اور اس سے مراد وہ "روح القدس" کو لیا کرتے تھے۔ اگرچہ متاخر عیسائی مصنفین میں اس لحاظ سے ایک ابہام یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ بعض کے نزدیک "فارقلیط" سے مراد "روح القدس" ہے، (۱۴) جبکہ بعض کے نزدیک اس کا انطباق "روح القدس" اور حضرت مسیح علیہ السلام، دونوں پر ہوتا ہے۔ (۱۵)

لیکن دوسری طرف مسلمان اہلِ علم کے نزدیک "فارقلیط" سے مراد حضور ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہی ہے۔ اور تاریخ اسلام کے تمام ادوار میں مسلمان علماء کا اس بات پر اتفاق رہا ہے کہ بائبل میں مذکور "فارقلیط" کا مصداق حضور ﷺ کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ مذکورہ بالا "ٹموتھی" کے ہم عصر علی بن ربن الطبری (۱۶) نے "فارقلیط" کا مصداق حضور ﷺ کو ہی بیان کیا ہے۔ (۱۷) اسی طرح علامہ قسطلانیؒ "فارقلیط" کے معنی میں لکھتے ہیں۔

"وأما البارقليط و الفارقليط ۔۔۔فوقع فی إنجيل يوحنا، ومعناه: روح الحق. وقال ثعلب، الذی يفرق بين الحق والباطل، وفی نهاية ابن الأثير، فی صفته عليه السّلام، أن اسمه فی الكتب السالفة فارق ليطا أی يفرق بين الحق والباطل "(١٨)

اور بارقلیط، فارقلیط۔ انجیل یوحنا میں آیا ہے۔ اس کے معنی روح الحق کے ہیں۔ اور ثعلبؒ (۱۹) نے کہا کہ اس کے معنی حق و باطل میں فرق کرنے والے کے ہیں۔ اور ابن اثیر نے نہایہ نبی ﷺ کی صفت میں کہا کہ گزشتہ

کتب میں آپ ﷺ کا نام فارق لیطا ہے یعنی حق و باطل میں فرق کرنے والا

علامہ ابن اثیرؒ کے جن الفاظ کا ذکر علامہ قسطلانی نے کیا ہے وہ یہ ہیں۔

" ومنه الحديث في صفته عليه الصلاة والسلام أن اسمه في الكتب السالفة فارق ليطا أي يفرق بين الحق والباطل" (۲۰)

"اور آپ ﷺ کی صفت میں ایک حدیث یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کا اسمِ مبارک سابقہ کتب میں 'فارق لیطا' یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا بیان ہوا ہے۔"

جبکہ حضرت ثعلبؒ کے اس قول کا ذکر قاضی عیاضؒ نے بھی کیا ہے۔(۲۱)

اسی طرح متاخرین میں سے شیخ عبدالحق دہلوی لکھتے ہیں کہ،

"فارقلیط کی تفسیر میں نصاریٰ اختلاف کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ فارقلیط کے معنی حامد یعنی حمد کرنے والے کے ہیں، اور بعض کہتے ہیں کہ بمعنی مخلِص ہے۔ اگر ہم مخلِص کے معنی میں ان کی تائید کریں تو مخلِص ایسا رسول ہوگا جو سارے جہان کی خلاصی اور رستگاری کے لیے تشریف لائے۔۔۔ ہر نبی کفر سے امت کو نجات دلانے والا ہوتا ہے۔۔۔ اگر ہم بطریقِ تنزل یہ تسلیم کرلیں کہ فارقلیط کے معنی حامد کے ہیں تو یہ لفظ "احمد" سے کتنا زیادہ قریب ہے۔" (۲۲)

اس ضمن میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں کہ:

"لفظ فارقلیط اصل میں یونانی زبان سے معرب کیا گیا ہے۔ اور یہ لفظ یونانی زبان میں کئی کئی معنی میں مشترک ہے اور وہ سب معنی احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ ﷺ پر صادق آتے ہیں۔" (۲۳)

مولانا کاندھلوی مزید لکھتے ہیں کہ:

"انجیل کے تمام قدیم نسخوں میں۔۔۔ فارقلیط کا لفظ موجود تھا مگر اب موجودہ نسخوں میں لفظ فارقلیط کے بجائے زیادہ تر مددگار اور روح حق کا لفظ پایا جاتا ہے۔ مگر باوجود ان تحریفات اور تغیرات و تبدلات کے پھر بھی مدعا حاصل ہے اس لیے کہ اس بشارت میں فارقلیط کے جو اوصاف ذکر کیے گئے ہیں وہ تمام کے تمام محمدِ مصطفیٰ اور احمدِ مجتبیٰ ﷺ پر علی وجہ الکمال واتمام صادق اور منطبق ہیں اور فارقلیط کے جو معنی بھی لیے جائیں وہ سب آپ ﷺ پر صادق ہیں۔" (۲۴)

مولانا کاندھلوی کی طرح مولانا عبدالماجد دریابادی بھی اسی رائے کے حامل ہیں کہ فارقلیط سے مراد حضور ﷺ ہی ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

"مسیحی جس یونانی لفظ کے ترجمہ سے خود مطمئن نہیں ہیں، اور اس کا ترجمہ کبھی "تسلی دہندہ" سے کرتے ہیں کبھی "مددگار" سے، کبھی "وکیل"، کبھی "شفیع" سے وہ اصل میں Periclutos ہے، جو صحیح ترجمہ لفظ "احمد" ہی (بمعنی محمود وستودہ) کا ہے۔" (۲۵)

اسی بات کی توضیح مولانا دریابادی نے انگریزی تفسیر میں اس طرح کی کہ:

Which word was employed as translation of "the Periclytos" in old Arabic versions of the NT (26) ...Ahmad or Muhammad the praised one, is almost a

translation of the Greek word Periclytos.... Our doctors contend that Paracletos is a corrupt reading for Periclytos, and that in the original saying of Jesus there was a prophecy of our holy prophet." (27)

"عہد نامۂ جدید کے قدیم عربی نسخہ میں جو لفظ بطورِ ترجمہ استعمال کیا گیا تھا۔ احمد یا محمد ﷺ (یعنی) قابلِ تعریف، یونانی لفظ Periclytos کا ترجمہ ہے۔ ہمارے ماہرین اس بات میں منافست کرتے ہیں کہ Paracletos دراصل Periclytos کا غلط تلفظ ہے، اور حضرت مسیح (علیہ السلام) کے حقیقی فرمان میں ہمارے نبیٔ پاک ﷺ کے بارے میں پیش گوئی موجود تھی۔"

اسی طرح سر سید احمد خاں نے بھی اس حوالے سے نہایت وضاحت اور تفصیل سے بحث کی ہے اور لکھا کہ،

"We have not the least doubt that the word ...rendered in the English Bible, Comforter, was not the one uttered by Jesus Christ, but it was "Periklutos- Illustrious or renowned — answering in very respect to the Arabic word احمد." (28)

"ہمیں اس میں ذرہ برابر شبہ نہیں ہے کہ یہ لفظ (فارقلیط) جسے انگریزی بائبل میں "Comforter" کہا گیا ہے، حضرت مسیح علیہ السلام کے دہن سے ادا نہیں ہوا ہوگا، بلکہ یہ "Periklutos" بمعنی قابلِ تعریف یا مشہور تھا، جو ہر لحاظ سے عربی لفظ "احمد" کا ہی مترادف تھا۔"

لیکن یہ بات قابلِ غور ہے کہ بائبل کی جدید لغات میں بھی "فارقلیط" کا ترجمہ کرتے ہوئے اس کا اطلاق "روح القدس" اور حضرت مسیح علیہ السلام پر ہی کیا گیا ہے۔ (۲۹) للٰذا یہاں لفظ "فارقلیط" کا مکمل معروضی تجزیہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ مبرہن ہو جائے کہ لفظِ "فارقلیط" کا اطلاق حضور ﷺ کے سوا کسی اور پر کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ "فارقلیط" کا لفظ بائبل میں قریب پانچ مرتبہ استعمال ہوا ہے، جن میں چار مقامات انجیلِ یوحنا (Gospel of John) میں، جبکہ ایک مرتبہ یوحنا کے مکتوبِ اول (1John) میں پائے جاتے ہیں۔ جس کا ترجمہ مذکورہ بالا انجیل میں "Comforter" (تسلی دہندہ)، اور مذکورہ مکتوبِ یوحنا میں "Advocate" (وکیل) کی صورت میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ بائبل میں بیان ہوا ہے کہ:

"And I will pray the Father, and he shall give you another comforter, that he may abide with you forever; even the Spirit of truth; whom the world cannot receive, because it seeth him not, neither knoweth him: but you know him; for he dwelleth with you, and shall be in you." (30)

"But when the Comforter is come, whom I will send unto you from the Father, even the Spirit of truth, which proceedeth from the Father, he shall testify of me.31...It is expedient for you that I go away: for if I go not away, the Comforter will not come unto you; but if I depart, I will send him unto

you."(32)

"...when he, the Spirit of truth, is come, he will guide you in to all truth: for he shall not speak of himself; but whatsoever he shall hear, that shall he speak: andhe will shew you things to come."(33)

"And if any man sin, we have an advocate with the father, Jesus Christ..."(34)

واضح رہے کہ "فارقلیط" اصلاً ایک یونانی لفظ ہے، اور لفظ "Parakaleo" مصدر سے "Parakletos" ہے، جس سے "Paraclete" مجہولی/مفعولی (passive) حالت میں ہے، جس کی معروف/فاعلی (active) حالت "Parakletor" عہد نامۂ قدیم میں بمعنی (۳۵) "comforters" بصیغۂ جمع استعمال ہوا ہے۔ (۳۶)

عموماً اس کے تین معانی لیے جاتے ہیں، یعنی وکیل (خصوصاً وکیلِ صفائی)، ثالث یا حَکَم، اور مددگار، جن میں سے پہلا معنی (یعنی وکیل) کلاسیکی استعمال میں غالب رہا ہے، البتہ یہ بات یقینی ہے کہ بطور معنی، لفظ "Comforter" بنیادی اہمیت کا حامل کبھی نہیں رہا، اور یہ بات بھی قرینِ قیاس ہے کہ یہ لفظ اصلاً کسی دوسرے لفظ کا ثانوی ترجمہ ہے، کیونکہ بائبل میں ہی کئی جگہوں پر اس کے مترادفات استعمال ہوئے ہیں (۳۷) لیکن ان میں سے کسی جگہ پر بھی اسم "فارقلیط" نہیں ملتا۔ (۳۸) مزید برآں، بعض محققین کی رائے میں "فارقلیط" کو شاگردوں کو تسلی دینے کے لیے بھیجا ہی نہیں گیا تھا، کیونکہ ان کا دکھ (یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کی جدائی) فارقلیط کے آنے سے قبل ہی خوشی میں بدل چکا تھا۔ (۳۹)

یہ بات قابلِ غور ہے کہ عیسائیت نے کئی ایسے نئے تصورات متعارف کرائے جن کے ضمن میں اظہارِ بیان کے لیے مروجہ اصطلاح (فارقلیط) ناکافی تھی۔ مثلاً یوحنا۱۴: ۱۶ میں فارقلیط کا وعدہ ایک ایسی ہستی کے طور پر کیا گیا، جس نے حضرت مسیح علیہ السلام کی جگہ لینی تھی، اور جب تک حضرت مسیح علیہ السلام نہ جاتے، فارقلیط نے نہیں آنا تھا۔ (۴۰) لیکن کیا فارقلیط حضرت مسیح علیہ السلام کا جانشین تھا، یا متبادل؟ اس کا جواب خاصا مبہم ہے۔ (۴۱) اسی طرح فارقلیط کو بھیجنے کا معاملہ بھی عجیب ہے کہ یوحنا۱۴: ۱۶ میں وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں آتا ہے، جبکہ یوحنا۱۴: ۲۶ میں "باپ" اسے حضرت مسیح علیہ السلام کے نام پر بھیجتا ہے، لیکن یوحنا۱۵: ۲۶ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا کہ وہ اسے باپ کی جانب سے بھیجیں گے، اور یوحنا۱۶: ۷ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا کہ وہ خود اسے اپنے شاگردوں کی جانب بھیجیں گے۔ لیکن پھر اول مکتوبِ یوحنا (1 :2) میں حضرت مسیح علیہ السلام کو ہی فارقلیط کہا گیا، جس خدا اور اس کے گنہ گار بندوں کے مابین ثالثی کرے گا۔ لیکن یہ اطلاق بائبل میں اور کہیں پر موجود نہیں ہے۔ (۴۲) اس لحاظ سے انجیل یوحنا، اور مذکورہ بالا مکتوبِ یوحنا میں واضح تعارض پایا جاتا ہے۔ (۴۳)

اس کے علاوہ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ انجیل میں "فارقلیط" کے ضمن میں "Spirit of truth" کے الفاظ مستعمل ہیں۔ لیکن فارقلیط کا اطلاق "روح" پر کرنا مشکل ہے، کیونکہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی فارقلیط تصور کر لیا جائے، تب یہ معاملہ اس قدر سادہ نہیں رہتا، اور اس ضمن میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ اگر "فارقلیط" کو "وکیل" تعبیر کرتے ہوئے اس کا اطلاق "روح" پر کرنے کی کوشش کی جائے، تو یہ تصور انجیل یوحنا میں بیان کردہ اس تصور سے مختلف ہے جو "روح" کی ماہیت کے بارے میں ملتا ہے۔ (۴۴) کیونکہ اگر "فارقلیط" کے لیے "وکیل" کی اصطلاح لی جائے تو یہ انجیل

میں بیان کردہ افعال اس مطلب کی تائید نہیں کرتے، اور اگر اس کا اطلاق "روح" پر کیا جائے تو یہ تصور نجات بواسطہ مسیح علیہ السلام کے زیادہ قریب تو ہے، لیکن قانونی کم ہے، بنابریں یہ تصور بھی کھینچا تانی کا شکار نظر آتا ہے۔(۴۵) بعینہٖ ایک طرف "خدائی مددگار" کی شخصیت، اور دوسری طرف خدا کے سامنے "وکیل" کی شخصیت کا تقابل کیا جائے تو بھی یہ مماثلت خاص بڑی نظر نہیں آتی، کہ یہ کہا جاسکے کہ مؤخر الذکر کو اول الذکر سے اخذ کیا گیا ہوگا۔(۴۶)

پس اس ضمن میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ "فارقلیط" کا انگریزی ترجمہ کرنا قریب قریب ناممکن ہے، اور اگر مجبوراً اس لفظ سے پہلو تہی کرنا لازمی ہو تو اس ضمن میں مددگار (helper) کے لفظ پر اکتفاء کرنا پڑتا ہے، اگرچہ روایتی طور پر تسلی دہندہ (Comforter) کا لفظ بھی مستعمل رہا ہے، لیکن یہ بھی انسب ترین اصطلاح کے طور پر ناکافی ہے۔(۴۷) یہی وجہ ہے بائبل کے مترجمین اس حوالے سے ہمیشہ پریشان رہے ہیں کہ اس ضمن میں کس اصطلاح اور کس ترجمہ کو ترجیح دی جائے،(۴۸) جس کی وضاحت درج ذیل نقشہ سے کی جا سکتی ہے کہ کس طرح بائبل کے مختلف نسخہ جات (versions) میں "فارقلیط" کے معانی کے ضمن میں انجیلِ یوحنا اور مکتوبِ یوحنا میں کس قدر اختلاف پایا جاتا ہے۔

Translations of *Paraklētos* in the Gospel and Epistle of John (49)

English Translations of *Paraklētos*	John 14:16, 26; 15:26; 16:7	1 John 2:1
Advocate	NAB, NET, NIV, NLT, NRSV, TNIV, Rotherham	ASV, CEB, Douay-Rheims, ERV, ESV, GNV, HCSB, KJV, Murdock, NAB, NASB, NET, NIV, NJB, NKJV, NLT, NRSV, Webster, TNIV, Tyndale, Young, Noyes, Rotherham; Vulgate, *advocates*
Comforter	ASV, Darby, ERV, GNV, KJV, Bishops', Webster, Tyndale, Young, Noyes	
Companion	CEB, MacDonald	
Counselor	CJB, HCSB, NIB, RSV	
Friend	NIRV	

Helper	BBE, ESV, NASB, NKJV	BBE
Intercessor		MacDonald
One who speaks in our defense/for us		NIB, NIRV
Paraclete	Douay-Rheims, NJB; Vulgate, *paracletus*	
Patron		Darby

مذکورہ بالا تمام تراجم سے متبادر ہوتا ہے کہ ان میں اتنی وسعت نہیں ہے کہ اس لفظ کی مکمل اہمیت کو اپنے اندر سما سکیں، کیونکہ یہ معانی انتہائی غیر یقینی اور غیر متعین ہیں،اور اصطلاح فارقلیط کی جامعیت میں مخصوص عیسائی تصور زائل ہوجاتا ہے۔(۵۰)لٰہذا "فارقلیط" کی تعبیر ایک شخص کے طور پر کی جانی چاہیئے،نہ کہ کسی قوت کے طور پر، کیونکہ "Parakletos" ایک صیغۂ مذکر،اور شخصی نام ہے۔اگرچہ کسی غیر مجسم یا مجرد چیز کے لیے بھی شخصی اسماء استعمال کیے جاسکتے ہیں، لیکن یہاں ایسی تعبیر ناممکن ہے کیونکہ قدیم یونانی زبان میں "Parakletos" کے معنی اور حضرت مسیح علیہ السلام کا طرزِ استعمال اس بات کو واضح کرتا ہے کہ فارقلیط ایک شخص ہے (۵۱)اور یہی اس کا حقیقی نام ہونا چاہیئے۔(۵۲)اور غالباًاس لفظ کے اس قدر مختلف تراجم کے باعث علماء و محققین اس لفظ کی نقلِ حرفی (transliteration) کرتے ہوئے اسے انگریزی ہجوں میں "Paraclete" ہی لکھتے ہیں۔(۵۳)

اسی لیے بائبل ڈکشنری کے مؤلف بھی یہ اعتراف کرتے ہیں کہ:

> "Scholars are quite generally agreed that the word as applied to the spirit should not be translated "comforter", or "consoler"...and the context justifies this exclusion."(54)

> "عمومی طور پر علماء اس بات پر بالکل متفق ہیں کہ لفظ(فارقلیط)کااطلاق جس طرح "روح"(روح القدس)پر کیاگیاہے تواس کا ترجمہ "تسلی دہندہ" یا" وکیل" نہیں کیاجاناچاہیئے تھا۔۔۔اور سیاق وسباق بھی اس اِقصاء کی تائید کرتا ہے۔"

لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عیسائیوں کی طرف سے اسمِ "فارقلیط" کے حوالے سے تحریف وتغیر کے طریقۂ کاراور محرکات واسباب کیا تھے؟

اس ضمن میں مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں کہ،

> "۔ناموں کے اوپر تحریف کرنے والوں نے۔یاتوان ناموں کا حلیہ اس طرح بگاڑاکہ ان کی اصل صورت معلوم کرنے کا کوئی امکان ہی باقی نہ رہ جائے یا ان کا ترجمہ اور پھر ترجمہ در ترجمہ کرکے ان کو حقیقت سے اتنا

دور کر دیا کہ ان کی تحقیق کی کاوش جوئے شیر لانے کے مترادف بن گئی۔۔۔خاص طور پر "احمد" یا "محمد" تو ایسے نام ہیں کہ ان کا کوئی حرف بھی وہ گوارہ کرنے کے لیے تیار نہیں ہو سکتے تھے۔چنانچہ انجیلوں سے یہ بات تو صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے نام کی تصریح کے ساتھ حضور ﷺ کی بعثت کی بشارت دی، لیکن۔عیسائی علماء نے اس نام پر پردہ ڈالنے میں وہ کمالِ فن دکھایا ہے کہ یہود کے سوا کوئی اور اس کمال میں ان کا حریف نہیں ہو سکتا۔" (۵۵)

انجیلِ یوحنا کی مذکورہ بالا آیات کے حوالے سے مولانا اصلاحی کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ:

یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کی تعریف میں کوئی معین لفظ فرمایا تھا جس کو بعد کے مترجموں اور شارحوں نے اپنی تحریف کا خاص طور پر ہدف بنایا اور اپنا پورا زور لگایا ہے کہ اس کو جس حد تک اس کے صحیح مفہوم سے دور کر سکیں کر دیں۔رہا یہ کہ وہ لفظ کیا ہے تو یوحنا میں جو یونانی لفظ استعمال ہوا ہے وہ Paracletus بتایا جاتا ہے، جس کے معنی بیان کرنے میں۔موشگافیاں کی گئی ہیں۔یہ یونانی لفظ۔کسی سریانی لفظ کا ترجمہ ہوگا اس لیے کہ انجیل کی اصل زبان سریانی تھی تو اب اس کی تحقیق کون کرے کہ وہ کیا تھا؟ جب ایک لفظ کو گم کرنے کی جدوجہد میں صدیوں سے ایک پوری قوم کی قوم لگی ہو تو اس کا سراغ لگانا کس کے امکان میں ہے؟ (۵۶)

جیساکہ مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ:

"یوحنا کی اصل انجیل میں یونانی زبان کا جو لفظ استعمال کیا تھا اس کے بارے میں عیسائیوں کو اصرار ہے کہ وہ "Paracletus" تھا، مگر اس کے معنی متعین کرنے میں خود عیسائی علماء کو سخت زحمت پیش آئی ہے۔" (۵۷)

اسی لیے مولانا مودودی کی رائے یہ ہے کہ، انجیلِ یوحنا کی مذکورہ بالا عبارات میں اصل مدعا کو زائل کرنے کے لیے "روح القدس" اور "سچائی کی روح" وغیرہ جیسے الفاظ شامل کیے گئے، حالانکہ ان عبارات کے بغور مطالعہ یہ واضح ہوتا ہے کہ جس آنے والے کی خبر دی گئی وہ کوئی روح نہیں، بلکہ کوئی انسان اور شخصِ خاص ہے، ۵۸ جس کے لیے یونانی زبان میں ہی ایک دوسرا لفظ Periclytos موجود ہے جس کے معنی ہیں "تعریف کیا ہوا"۔جو حضرت محمد ﷺ کا ہم معنی، اور تلفظاً Paracletus کے مشابہ ہے۔لیکن اس کی جانچ کے لیے یوحنا کی لکھی ہوئی ابتدائی یونانی انجیل اب کہیں موجود نہیں ہے جس سے تحقیق کی جاسکے کہ وہاں ان دونوں الفاظ میں سے دراصل کون سا لفظ استعمال کیا گیا تھا۔ (۵۹)

اس ضمن میں اگر تاریخی حقائق کو دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کے معاصر اہلِ فلسطین یونانی سے ناواقف تھے، اور ان کی عام زبان سریانی (Syriac) تھی، جو آرامی (Aramaic) زبان کی ایک بولی تھی۔ (۶۰) لیکن یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ بائبل کی چاروں انجیلیں، یونانی بولنے والے ان عیسائیوں کی لکھی ہوئی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اس مذہب میں داخل ہوئے، اور ان تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اقوال و اعمال کی تفصیلات سریانی بولنے والے عیسائیوں کے توسط سے محض زبانی روایات کی شکل میں پہنچی تھیں، جنہیں انہوں نے یونانی میں ترجمہ کرکے درج کیا تھا۔ (۶۱) مزید برآں ان میں سے کوئی بھی انجیل ۷۰ء سے پہلے کی لکھی ہوئی نہیں ہے، بلکہ انجیلِ یوحنا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک صدی بعد لکھی گئی، (۶۲) اور ان اناجیل کا بھی کوئی اصل نسخہ اس یونانی زبان میں محفوظ نہیں ہے جس میں ابتداً یہ لکھی گئی تھیں، اور واقعہ یہ ہے کہ عیسائی اپنی انجیلوں میں اپنی پسند کے مطابق دانستہ تحریف و

تغیر کو بھی جائز سمجھتے رہے ہیں۔(۶۳)

یہ بات اہم ہے کہ ساتویں صدی عیسوی میں اسلامی مقبوضات میں شامل ہونے کے باوجود، نویں صدی عیسوی تک فلسطین کے عام باشندوں کی زبان سریانی ہی رہی (۶۴) جس کی جگہ بعد میں عربی نے لے لی، للذاان سریانی بولنے والے فلسطینیوں کے توسط سے عیسائی روایات کے متعلق جو معلومات ابتدائی تین صدیوں کے مسلمان علماء کو حاصل ہوئیں، وہ ان لوگوں کی معلومات سے نسبتاً زیادہ معتبر ہونی چاہییں جنہیں سریانی سے یونانی، اور پھر یونانی سے لاطینی زبانوں میں ترجمہ در ترجمہ ہو کر یہ معلومات ملیں۔ کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے ادا ہونے والے اصل سریانی الفاظ ان کے ہاں محفوظ رہنے کے امکانات زیادہ تھے۔(۶۵) اور غالباً یہی وجہ ہے وہ اصل سریانی لفظ، اور اس کا ہم معنی یونانی لفظ ابنِ ہشام (م: ۲۱۳ھ) کی سیرت میں مل جاتا ہے (۶۶) جس میں ابنِ ہشام نے ابنِ اسحٰق (م: ۱۵۱ھ) سے روایت کیا کہ:

کان وَضَع عیسیٰ بنِ مریمَ فی ما جآءَهٗ مِنَ اللهِ فی الانجیلِ لِاَھلِ الانجیل مِن صِفةِ رسول اللهﷺ مِمّا اثبت یُحَنَّس الحَوَاری لَھُم، حینَ نسخ لَھُم الاِنجیل عن عھدِ عیسیٰ ابن مریم فی رَسولِ اللهِﷺالیھم انّه قال۔۔۔فلو قد جآءَ المنحَمَنَّا ھٰذا الّذی یُرسله الله الَیکُم۔(۶۷)

"حضرت عیسیٰ بن مریم علیہاالسلام رسول اللہ ﷺ کی وہ صفت بیان کرتے جو اہلِ انجیل کے لیے انجیل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی، جو یُحَنَّس (یوحنا) حواری نے ان (عیسائیوں) کے لیے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ثابت کیا، جب اس نے حضرت عیسیٰ ابنِ مریم علیہاالسلام کے دور کے بارے میں انجیل لکھی، کہ حضرت (عیسیٰ علیہ السلام) نے فرمایا، پس یقیناً 'مُنحَمَنّنا' آگئے جنہیں اللہ نے بھیجا۔"

اور پھر اس کی توضیح میں لکھا کہ،

"و المنحَمَنَّابالسریانیة: وھو بالرومیة: البرَقلیطِس،ﷺ"(۶۸)

"اور 'مُنحَمَنّنا' سریانی (زبان) میں ہے، جسے رومی میں 'بَرقلیطِس' (فارقلیط) کہتے ہیں۔

اس ضمن میں یہ بات قابلِ غور ہے کہ ابنِ اسحٰق نے ۷۸۶ء، اور ابنِ ہشام نے ۸۲۸ء میں وفات پائی، جبکہ ان دونوں کے زمانے میں فلسطینی عیسائی سریانی بولتے تھے، اور ان دونوں کے لیے اپنے ملک کی عیسائی عوام سے ربط و تعلق پیدا کرنا کچھ مشکل بھی نہ تھا۔(۶۹) (بلکہ ابنِ اسحٰق پر تو محدثین کی جانب سے یہ جرح بھی کی گئی کہ وہ یہودیوں سے روایات اخذ کرتے تھے)۔ ۷۰ بنابریں سریانی کے کسی لفظ کا ہم معنی یونانی لفظ معلوم کرنا ان کے لیے مشکل نہ تھا۔ للذا اگر ابنِ اسحٰق سے نقل کردہ روایت میں سریانی لفظ "مُنحَمَنّا" استعمال ہوا، جس کی تشریح ابنِ اسحٰق، یا ابنِ ہشام نے یونانی لفظ "بَرقلیطِس" سے کرتے ہوئے اسے حضور ﷺ کے عربی نام کے ہم معنی بیان کیا ہے، تو اس امر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کا نام لے کر آپ ﷺ کی آمد کی بشارت دی تھی، ۷۱ اور اسی کا تذکرہ قرآنِ حکیم میں یوں ملتا ہے کہ،

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ(۷۲)

"اور جب مریم (علیہاالسلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے میری قوم، بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے

ایک رسول کی میں تمھیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد (ﷺ) ہے۔"

گویا یہ بات قرینِ قیاس ہے کہ، یوحنا کی انجیل میں دراصل لفظ "Periclytos" استعمال ہوا تھا، جسے بعد کے عیسائیوں نے "Paracletus" سے بدل دیا تھا۔(۷۳) تاکہ اس کا اطلاق حضور ﷺ پر نہ ہونے پائے۔

خلاصہ بحث:

سطورِ بالا میں "فارقلیط" کے حوالے سے غیر روایتی مصادرِ سیرت کے مصنفین، اور ان کے بعد آنے والے متاخر عیسائیوں کے ساتھ ساتھ؛ اولین و متاخرین مسلمانوں کی جانب سے بیان کردہ آراء کا جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز اس ضمن میں "فارقلیط" کا معروضی تجزیہ بھی پیش کیا گیا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی آمد کی خوشخبری ان کا نام لے کر بیان کی، (جس کا تذکرہ قرآنِ مجید میں بھی ملتا ہے)، لیکن ان کے پیروکاروں نے اس پیش گوئی کو چھپانے، اور اس کے اطلاق کا محل تبدیل کرنے کے لیے ابتداءً تو اس لفظ کا تلفظ تبدیل کیا، اور پھر اس کا ترجمہ اس انداز میں کر دیا کہ اصل نام اور اس کی حقیقت تک رسائی ہی نہ ہو سکے۔ لیکن تمام تر تاریخی حقائق اور تجزیاتی مطالعہ سے یہ مبرہن ہوتا ہے کہ عیسائیوں کی جانب سے "فارقلیط" کا ترجمہ "سچائی کی روح"، یا "تسلی دہندہ"، یا "وکیل" کرنا، نہ تو صحیح ہے، اور نہ ہی ممکن۔ بلکہ یہ صورتِ حال اس وقت مزید پیچیدہ ہو جاتی ہے جب بائبل کے مختلف نسخوں میں "فارقلیط" کے لیے کثیر التعداد اور متنوع تراجم دیکھنے کو ملتے ہیں، جن کے استناد اور ان میں سے کسی انسب ترجمہ کے چناؤ پر خود مسیحی علماء بھی متفق نظر نہیں آتے۔ اور پھر ان تراجم کی آڑ میں اس کا انطباق "روح القدس" یا حضرت مسیح علیہ السلام پر کرنا بھی درست نہیں ہے۔ بلکہ "فارقلیط" ایک شخصی نام ہے، جس کے بارے میں بائبل میں بیان کردہ خصوصیات کا اطلاق صرف حضور نبئ کریم حضرت محمد ﷺ پر ہی بخوبی ہوتا ہے، اور تمام قرائن بھی اسی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ لٰہذا یہ بات واضح ہے کہ "فارقلیط" دراصل حضور ﷺ کا ہی اسمِ مبارک ہے جو سریانی سے یونانی میں ترجمہ ہوا، اور کئی عرصہ تک اسی طرح مستعمل رہا، اور بائبل کی متعلقہ آیات میں آپ ﷺ کی ہی آمد کی بشارت دی گئی ہے۔ لٰہذا عیسائیوں کا اس سے متواتر انکار محض ان کے عصبیت اور عناد کا ہی مظہر ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) الانبیاء، ۲۱: ۱۰۷

(۲) الاحزاب، ۳۳: ۵۶

(۳) الاعراف، ۷: ۱۵۸؛ النور، ۲۴: ۵۴؛ محمد، ۴۷: ۳۳؛ اٰلِ عمران، ۳: ۱۳۲

(۴) اس مناظرہ کا تذکرہ "Abdisho` of Nisibin" نے اپنی فہرست میں "Discussion with Mahdi. Assemani, *Bib. Orient.*, iii. 162." کے عنوان سے دیا ہے۔

(Timothy I, Apology for Christianity, Woodbrook Studies, Christain Documents in Syriac, Arabic and Garshuni, Tr.: A. Mingana, Reprinted from the "Bulletin of the John Rylands Library," Volume 12, 1928, vol.: 2, Cambridge W. Heffer& Sons, Ltd.,

1928.,p:11)

جس کا واحد نسخہ الکوش کے نزدیک کے ایک خانقاہ (خانقاہِ سیدہ) (Monastery of our Lady) میں ملا جو غالباً تیرہویں صدی عیسوی سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں سے اسے سیرت (Seert65)، ویٹیکن (Vatican 81)، مردِن (Mardin 50)، اور منگانا (Mingana 17) میں نقل کیا گیا۔اور سوائے سیرت ۶۵ کے، جسے اٹھارویں صدی میں نقل کیا گیا، باقی، تمام نسخے انیسویں صدی عیسوی میں نقل کیے گئے۔اور اگر مذکورہ بالا اولین "خانقاہ "کا نسخہ درست ہے تو باقی منقول نسخے بھی صحیح تصور کیے جا سکتے ہیں۔ (Timothy I, Ibid, p: 15) اگرچہ مذکورہ بالا نسخہ "منگانا۱۷" کسی ماہر ناسخ نے نقل کیا تھا، جس کے متعلق اس کے مدون الفانسو منگانا کا دعویٰ تھا کہ اس نے اس ترجمہ کا تقابل اصل نسخہ سے کر کے بھی دیکھا تھا، تاہم "Revue des Bibliotheques 1908 "میں زیرِ نظر مناظرہ کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا۔ (Ibid) اور اس مناظرہ کے متن کے اصلی ہونے میں کلام ہے۔ (Ibid, f/n: 25)

(Hoyland, Robert G., Seeing Islam as Others Saw it, Darwin Press, Inc., Princeton, New Jersey, U.S.A., 1997, 2nd printing, 2001, p:475)

(5) Timothy I, Apology for Christianity, loc. cit., pp: 3-4; and, http://www.tertullian.org/fathers/timothy_i_apology_00_intro.htm ,accessed: 08-05-2017,p: 1

(6) Samir, Samir Khalil, "The Prophet Muhammad as seen by Timothy I and other Arab Christians Authors", in, Syrian Christians Under Islam The First Thousand Years, ed.: David Thomas, Brill, Leiden, 2001, p: 76

(7) Timothy I, Apology for Christianity, Tr.: A. Mingana, loc. cit. p: 33

(8) Timothy I, Apology for Christianity, op. cit., pp: 33-35 (As said in: John, 14: 17; 15: 26; 16: 7, 13-15; 1Corinthinans, 2: 10

(9) Timothy I, Apology for Christianity, op. cit., pp: 33-35

(10) Genesis, 1:2; 6:3; 41:38; Exodus, 31:3; 35:31; Numbers, 11:25, 29; 24:2; Judges, 3:10; 6 :34; 11:29; 13:25; 14:6, 19; 15:14; 1Isaiah, 10:6, 10; 11:6; 16: 13, 14, 16, 23; 18:10; 19:19, 20...etc.

(11) Timothy I, Apology for Christianity, Tr.: A. Mingana, op. cit., p:35

(۱۲) مذکورہ تحریر کا مصنف نامعلوم ہے، اور اس کی جائے ولادت ووفات کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہیں ہے، اور اس کے بارے میں محض اتنا اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس کی پیدائش ووفات شاید آٹھویں/نویں صدی عیسوی میں ہوئی۔

(Rogemma, Barbara, 2008, "The Affair of the Death of Muhammad", in, Christian-Muslim Relations. A Bibliographical History, Vol.: 1(600-900), ed.: David Thomas and Barbar Roggema, Brill, Leiden, 2009, p: 401.)

اورمذکورہ قصہ کو وضع کرنے کے یقینی مقاصد یہی تھے کہ اس امر کو "ثابت" کیا جائے کہ حضور ﷺ بائبل کی اس پیش گوئی پر پورا نہیں اترتے جس میں فارقلیط کی آمد کی خبر دی گئی تھی۔ (Ibid.)

(13) Rogemma, Barbara, The Legend of Sergius Bahira: Eastern Christian Apologetics and Apocalyptic in Response to Islam, Brill, 2009, p: 335, f/n: 37

(14) Parker Josef, D.D., The Paraclete: An essay on the Personality and Ministry of the Holy Ghost, Scribner, Armstrong & Co., New York, 1875, p: 1

(15) Aberdeen, John Robson, D.D., Rev., The Holy Spirit The Paraclete A study of the Work of the Holy Spirit in Man, Oliphant Anderson & Ferrier, Edinburg & London, 1894, p: 7

(۱۶) نویں صدی عیسوی میں طبرستان کا رہنے والا عیسائی، جو بعد میں خلیفہ معتصم کے ہاتھ پر مسلمان ہوا، اور اس کا معتمد بنا۔ ۸۵۴-۵۵ء میں وفات پائی۔

(Tabri, Ibn –e-Rabban abo al-Hassan Ali bin Suhail,The Book of Religion and Empire", کتاب الدین والدولۃ) Tr.:A.Mingana,D.D., The University Press Longman Green &Company, Manchester, Bernard Quaritch Limited, London, 1922, pp: xi-xvi)

(17) Ibid, pp: 140-141

(۱۸) قسطلانی، احمد بن محمد، شہاب الدین، المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المکتبۃ التوفیقیہ، قاہرۃ، مصر، ج:۱، ص: ۴۷۳

(۱۹) إمام النحو، ابو العباس، احمد بن یحییٰ بن یزید الشیبانی (م:۲۹۱ھ)، مولاہم البغدادی، صاحب "الفصیح والتصانیف"، (بحوالہ بالا)

(۲۰) ابن اثیر، مبارک بن محمد، النهاية في غريب الحديث والأثر، تحقیق: طاہر احمد الزاوی، محمود محمد الطناحی، المکتبۃ العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۳۹۹ھ، ج:۱، ص: ۱۴۵۸

(۲۱) عیاض، علی بن موسیٰ، قاضی، الشفاءبتعريف حقوق المصطفىٰ، دار الفیحاء، عمان، ۱۴۰۷ھ، ج:۱، ص: ۴۵۶

(۲۲) دہلوی، عبدالحق، شیخ، مدارج النبوۃ، ترجمہ: مفتی سید غلام معین الدین نعیمی، رشید برادرز، اردو بازار لاہور، جولائی ۲۰۰۴ء، ج:۱، ص: ۱۴۳

(۲۳) کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، سیرۃ المصطفیٰ ﷺ، الطاف اینڈ سنز، کراچی، حصہ سوم، ص: ۵۲۶-۵۲۷

(۲۴) حوالہ بالا، ص: ۵۲۷-۵۲۸

(۲۵) دریابادی، عبدالماجد، مولانا، القرآن الکریم تفسیرِ ماجدی (مکمل)، پاک کمپنی، اردو بازار، لاہور، ص: ۱۰۹۳، حاشیہ: ۸

(26) New Testament

(27) Daryabadi, Abdul Majid, Maulana, Tafsir-ul-Quran, Academy of Islamic Research And Publications, Nadwatul Ulama, Lucknow, India, 2nd ed., 1994, vol.: IV, p: 363,f/n: 247

(28) Khan Bahador, Syed Ahmad Khan, Sir, Essay on the Prophecies Respecting Mohammad as Contained in The Old and The New Testament", Idarah-I Adabiyat-I

Delli, 2009, Qasimjan Street, Delhi-6, 1st pub.: 1870, Reprint: 1901, pp: 20-21

(29) McKenzie, John L., Dictionary of The Bible, Geoffrey Chapman, London, Dublin, 1972, pp: 636-637

(30) John, 14: 16-17

(31) Ibid, 15: 26

(32) Ibid, 16: 7

(33) Ibid: 13

(34) 1 John, 2:1

(35) see: Job, 16: 2

(36) Mulhns, E. Y., W.R.T. Baker's Evangelical Dictionary of Biblical Theology, Ed.: Walter A. Elwell, 1996, BakerBooks, Baker Book House Company, Grand Rapids, Michigan, USA, and, Orr, James, M.A., D.D. General Editor. "Entry for 'PARACLETE'". "International Standard Bible Encyclopedia". 1915. http://www.biblestudytools.com/dictionary/paraclete/, accessed: 18-05-2017, 3:53PM

(۳۷) مثلاً، پیدائش، ۳۷: ۳۵؛ زکریاہ، ا: ۱۳؛ متی، ۵: ۴؛ ۲کرنتھیوں، ا: ۳، ۴

(38) Mulhns, biblestudytools.com, loc. cit.

(39) Ibid. (see: John, 20: 20)

(40) Ibid.

(41) Ibid.

(42) Ibid.

(43) https://www.biblegateway.com/resources/encyclopedia-of-the-bible/paraclete, accessed: 18-05-2017, 4:13PM

(44) Ibid.

(45) Ibid.

(46) Ibid.

(47) Ibid.

(48) Ibid.

(49) Browman, Robert M., Jr., http://irr.org/part-three-holy-spirit-paraclete-in-john , accessed: 18-05-2017, 4:33PM

(50) Mulhns, biblestudytools.com, loc. cit.

(51) Browman, irr.org, loc. cit.

(52) Mulhns, biblestudytools.com, loc. cit.

(53) Browman, irr.org, loc. cit.

(54) McKenzie, Dictionary of The Bible, loc. Cit., p: 637

(۵۵) اصلاحی، امین احسن، مولانا، تدبرِ قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، نمبر۲۰۰۹ء، ج: ہشتم، ص: ۳۶۱-۳۶۲

(۵۶) اصلاحی، حوالہ بالا، ص: ۳۶۲-۳۶۳

(۵۷) مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، سیرتِ سرورِ عالم، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، اشاعت: پنجم، اپریل۱۹۸۹ء، ج:۱، ص:۱۴۱

(۵۸) حوالہ بالا، ص:۱۴۱-۱۴۲

(۵۹) حوالہ بالا، ص:۱۴۱

(۶۰) حوالہ بالا، ص: ۱۳۹

(۶۱) حوالہ بالا، ص: ۱۳۹

(۶۲) حوالہ بالا، ص: ۱۳۹-۱۴۰

(۶۳) حوالہ بالا، ص: ۱۴۰

(۶۴) حوالہ بالا، ص: ۱۴۲

(۶۵) حوالہ بالا، ص: ۱۴۰

(۶۶) حوالہ بالا، ص: ۱۴۱-۱۴۲

(۶۷) ابنِ ہشام، عبدالملک علی بن محمد الحمیری، السیرۃ النبویۃ، تخریج: عمر عبدالسلام تدمری، دار لکتاب العربی، بیروت، ط: ۲، ۱۹۹۰ء، ج: ۱، ص: ۲۶۲

(۶۸) حوالہ بالا

(۶۹) مودودی، محولہ بالا، ص: ۱۴۲

(۷۰) نعمانی، شبلی، علامہ، سیرۃ النبی ﷺ، مکتبہ تعمیرِ انسانیت، اردو بازار لاہور، ج: ۱، ص: ۵۱

(۷۱) مودودی، محولہ بالا، ص: ۱۴۲

(۷۲) الصّف، ۶۱: ۶

(۷۳) مودودی، محولہ بالا، ص: ۱۴۲

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆